السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب مقتدی نماز میں شامل ہونے لگے اور امام رکوع میں ہو تو کیا مقتدی تکبیر تحریمہ کہے تکبیر کہہ کر رکوع میں شامل ہوجائے۔؟

فہد۔ع۔ع الریاض

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بہتر اور محتاط بات یہی ہے وہ دونوں تکبیریں کہے۔ ایک تکبیر تحریمہ اور وہ رکن ہے اور یہ کھڑا ہونے کی حالت میں ہی کہی جائے گی اور دوسری رکوع کی تکبیر جبکہ وہ رکوع کے لیے جھکنے لگے۔ پھر اگر اسے رکعت فوت ہونے ڈر ہو تو علماء کے دواقوال میں سے صحیح تر قول کے مطابق تکبیر تحریمہ اسے کفایت کرجائے گی۔ جیسا کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ابو بکرہ ثقفی سے روایت کیا ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ وہ رکوع میں تھے تو ابو بکرہ نے نماز کی خاطر صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع کیا۔ پھر اسی حالت میں صف میں شامل ہوگے تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا:

((زادک اللہ حرصاً! ولا تعد۔))

''اللہ تمہاری حرص زیادہ کرے۔ پھر ایسا نہ کرنا۔''

اور لاتعد کا معنی یہ ہے کہ صف میں شامل ہونے سے پیشتر رکوع نہ کرنا بلکہ داخل ہونے والے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ نماز کی خاطر صف میں شامل ہونے سے پیشتر رکوع نہ کرنی اور آپ ﷺ نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو اس رکعت کی قضاء کا حکم نہیں دیا۔ جو اس رکعت کے شمار ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اس کے حق میں فاتحہ کا سقوط (نہ پڑھنا معاف ہے) اس لیے اس کا محل یعنی قیام فوت ہوگیا ہے۔ اور یہ بات ان لوگوں کے ہاں بھی صحیح تر ہے جو مقتدی کے لیے فاتحہ پڑھنے کے وجوب کے قائل ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ